محرم الحرام ایک جائزہ.....!

تحریر:۔ محمد رمضان جانباز سلفی، فیصل آباد

اسلامی سال کا آغاز محرم الحرام کے مہینے سے ہوتا ہے۔ جس طرح کسی مہمان کی آمد پر خوشی اور مسرت کے جذبات کا ظاہر ہونا قدرتی امر ہے بالکل اسی طرح "بیت الحیات" میں بھی نئے سال کا آنا متبرک اور خوش کن متصور ہوتا ہے۔ لیکن خوشیوں کے اظہار میں بیشتر باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ کیونکہ نیا سال تو غیر مسلم اقوام بھی "Happy New Year" کے نام سے مناتی ہیں لیکن ہم چونکہ ایک مسلمان قوم ہیں اس لئے ہمیں ایسی تقریبات زیب نہیں دیتیں۔ اس کے برعکس ہمیں اسلامی سال کا آغاز بڑے ہی مہذب و مقدس انداز اور عزت و احترام کے ساتھ بارگاہ ایزدی میں خیر و برکات کی دعاؤں سے کرنا چاہئے۔ اسلامی یا شمسی سال کی آمد پر یہ رقص و سرود ہمیں اس لئے نہیں زیب دیتا کہ درحقیقت ہماری زندگی سے ایک سال کم ہو گیا ہوتا ہے۔ لہٰذا وہ شخص جو موت کے اور نزدیک ہو جائے کیا وہ کبھی کھیل کود اور شور و غوغا کے متعلق سوچ سکتا ہے؟ بالکل اسی طرح ہمیں شاداں و فرحاں ہونے کے ساتھ ساتھ یہ بھی فکر کرنا چاہئے کہ ہماری عمر کا توازن بگڑتا جا رہا ہے اور اب ہمیں آخرت کے لئے کچھ نہ کچھ کرنا ہے۔

علاوہ ازیں گزرے ہوئے سال کا جائزہ بھی لینا چاہئے کہ اس میں ہم نے کتنی کوتاہیاں کی ہیں یعنی آئینہ ماضی میں جھانک کر مستقبل کے لئے بہترین لائحہ عمل مرتب کرنا چاہئے اور ساتھ یہ عہد کیا جائے کہ سابقہ غلطیوں کا حسب توفیق ازالہ کیا جائے گا اور آئندہ نیکیوں کی جستجو میں جوش و خروش سے حصہ لیا جائے گا۔ لیکن بدقسمتی سے ہمارے ہاں بالخصوص برصغیر پاک و ہند میں یہ سب کچھ نہیں ہوتا بلکہ محرم کے "طلوع قمر" کے ساتھ ہی مخصوص لوگوں کے ہاں محفل سوگ بپا ہو جاتی ہے جس کا حلقہ اثر کم و بیش چالیس دنوں تک پھیلا ہوا ہوتا ہے۔ ان محافل میں جو کچھ کہا سنا اور کیا جاتا ہے وہ ایک الگ داستان ہے۔ ان ہی سرگرمیوں میں ہمارے ایک اور مہربان بھی بہت سرگرم ہو جاتے ہیں۔ "شتہ تقلید" میں یہ محترم بھی تعزیہ لئے بازاروں میں آجاتے ہیں کہ.....۔

ہم نے تو دل جلا کے سرعام رکھ دیا

آغاز محرم کے ساتھ ہی حضرت حسینؓ کے نام کی سبیلیں لگ جاتی ہیں، بازاروں میں سڑکوں کے کنارے کھڑے ہو کر "رسہ کشی" کا بہترین مظاہرہ کرتے ہوئے لوگوں کو روک کر "ختم حسینؓ" کے لئے رقم اکٹھی کی جاتی ہے اور اگر کوئی بے چارا انکار کر دے تو اس پر "تہمت وہابی" عائد کر دی جاتی ہے۔ یہ معاملہ شہری حدود تک ہوتا ہے لیکن "اصل جشن بہاراں مع چراغاں" تو قبرستان میں ہوتا ہے۔

بالخصوص دس محرم کو تو قبرستان' قبرستان لگتا ہی نہیں بلکہ یوں محسوس ہوتا ہے کہ جیسے کسی "مینا بازار" کا انعقاد کیا گیا ہو۔ "مسلمان" خواتین بڑے اہتمام کے ساتھ' بن سنور کر' زیب و آرائش کے گیت گاتے ہوئے قبروں پر مٹی ڈالنے اور ان کی ٹیپ ٹاپ کے لئے جاتی ہیں..... حیرت ہے کہ ان کے پیچھے پیچھے کئی منچلے کچھ دل جلے نوجوان بھی جاتے ہوئے پائے جاتے ہیں.....! اور شائد پھر وہ سب کچھ ہوتا ہے جس کی خواہش سب سے زیادہ شیطان کو ہوتی ہے گویا.....

خوب بجھتی ہے دلوں کی پیاس ایسے دور میں

معلوم ہوتا ہے یہی وہ مصلحت تھی جس کی بنا پر آنحضرتؐ نے پہلے سختی سے فرمایا تھا کہ..... ایسی عورتوں پر لعنت ہے جو قبروں کی زیارت کو جائیں روایت کے الفاظ یہ ہیں **لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زئرات القبور** (ابو داؤد' ابن ماجہ مترجم ص ۸۰۷ جلد اول)

یہ صحیح ہے کہ بعد میں آپؐ نے ایک اور فرمان کے ذریعے تھوڑی سی رخصت دے دی تھی تاکہ موت یاد رہے۔ لیکن موجودہ صورت حال کے پیش نظر اگر خواتین قبرستان نہ ہی جائیں تو بہتر ہے کیونکہ وہاں آجکل موت تو یاد نہیں آتی البتہ زندگی کو قریب سے دیکھنے کا موقع ضرور ملتا ہے۔ (معاذ اللہ)

مسئلے کی نزاکت کے پیش نظر ہم یہاں فاضل بریلوی جناب احمد رضا صاحب کا ایک فتویٰ بھی درج کئے دیتے ہیں تاکہ شائد اسی طرح ہماری بات کی لاج رکھ لی جائے۔ ان سے پوچھا گیا کہ..... قبروں پر جانا کیسا ہے؟ تو فرمایا "**ویستحب زیارۃ القبور للرجال وتکرہ للنساء** اور زیارت قبور مردوں کے لئے مستحب اور عورتوں کے لئے مکروہ ہے۔ پھر تاتار خانیہ میں امام قاضی سے سوال ہوا۔ کیا عورتوں کا قبرستان کو جانا جائز ہے؟ فرمایا! ایسی بات میں جائز و ناجائز نہیں پوچھتے یہ پوچھو کہ اس پر کتنی لعنت ہو گی؟ خبردار! جب وہ جانے کا ارادہ کرتی ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں اور جب گھر سے چلتی ہے سب طرف سے شیطان اسے گھیر لیتے ہیں' اور جب قبر پر آتی ہے میت کی روح لعنت کرتی ہے اور جب پلٹتی ہے اللہ کی لعنت کے ساتھ پھرتی ہے۔ (فتاویٰ افریقہ ص ۸۲)

مزید تفصیل کے لئے دیکھئے ملفوظات حصہ دوم ص ۲۶۷ رسالہ جمل نور ص ۱۹ اور رسائل السنہ وغیرہ یہ سب کتب بریلوی دوستوں کے امام احمد رضا صاحب کی ہیں

بات قبور کی چل نکلی ہے تو ذرا لپائی پر بھی کچھ نظر ہو جائے اس کے لئے فتویٰ امام ابی حنیفہؒ پیش خدمت ہے کہ **روی عن ابی حنیفۃ قال لا یجصص القبر ولا یطین ولا یرفع علیہ بناء وسطع** یعنی امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں قبر نہ تو پختہ بنائی جائے' نہ مٹی سے لپائی کی جائے اور نہ ہی کوئی عمارت (قبہ یا گنبد وغیرہ) کھڑی کی جائے اور نہ ہی خیمہ لگایا جائے (فتاویٰ قاضی خاں)

اس زمانے میں کئی لوگ قبروں پر مٹی ڈال کر انہیں خوب اونچا کرتے ان کو پختہ بنواتے اور سنگ مرمر

سے مزین کرتے ہیں۔ پھر قبروں پر لکھوائی کروائی' دیئے' چراغ جلائے جاتے ہیں بلکہ ہم نے تو دیکھا ہے کہ اس دور میں قبروں پر ڈیکوریشن کی چمک دار کاغذ کی لڑیاں تک لگائی جاتی ہیں (معاذ اللہ) جبکہ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ **نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یبنی علی القبر او یزاد علیہ او یجصص علیہ او یکتب علیہ** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر پر عمارت بنانے' اس کو اونچا کرنے اسے پختہ کرنے اور اس پر لکھنے سے منع فرمایا (رواہ النسائی) اور حضرت ابو الہیاج اسدیؒ کہتے ہیں مجھے حضرت علیؓ نے فرمایا کیا میں تجھے اس کام پر مامور نہ کروں جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مامور فرمایا تھا۔ وہ یہ کہ ہر تصویر مٹا ڈالوں اور ہر اونچی قبر کو برابر کر دوں۔ (احمد' مسلم' ابو داوٗد' نسائی اور ترمذی)

بریلوی دوستوں کے امام احمد رضا صاحب سے پوچھا گیا کہ قبر کا اونچا بنانا کیسا ہے؟

ارشاد = خلاف سنت ہے میرے والد ماجد میری والدہ ماجدہ' میرے بھائی کی قبریں دیکھئے ایک بالشت سے اونچی نہ ہوں گی۔ (ملفوظات حصہ سوئم ص ۸۶ مطبوع کراچی)

بعض لوگ قبروں کی طرف منہ کر کے یا ان پر بیٹھ کر نماز پڑھتے ہیں ایسے لوگوں کی اصلاح کے لئے شاہ صاحب فرماتے ہیں' قبر پر چٹائی کرنا یا قبر پر بیٹھنا یا اس کی طرف نماز میں منہ کرنا' سب منع ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کو محل سجدہ قرار دینے سے منع فرمایا (الزبدۃ الزکیہ ص ۶۵)

قبروں پر چراغ اور دیئے وغیرہ جلانے والوں کے متعلق ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ **لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زائرات القبور و المتخذین علیھا المساجد والسرج** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر اور قبروں پر مسجدیں بنانے والی پر اور قبروں پر چراغ جلانے والوں پر (ابو داوٗد مترجم جلد ۲ ص ۵۸۷)

بات ذرا دور نکل گئی ہمارا موضوع چونکہ محرم الحرام ہے اس لئے ہم پھر اس کی طرف پلٹتے ہیں۔ یہ بات ایک حقیقت بن کر سامنے آچکی ہے کہ محرم کی آمد کے ساتھ ہی بدعات و خرافات کا بازار سا لگ جاتا ہے اور ہر طرح سے جانے انجانے اس کا تقدس پامال کیا جاتا ہے اور اگر کچھ مجالس برپا بھی کی جاتی ہیں تو وہاں بھی فقط فرضی قصوں کا راج ہوتا ہے۔ حالانکہ کوئی بتانے والا نہیں بتاتا کہ ہجرت رسولؐ سے جس سن ہجری کا آغاز ہوتا ہے اس آغاز میں کون سی داستان پنہاں ہے؟ اس کی اہمیت کیا ہے؟ آخر حضرت عمر فاروقؓ نے محرم ہی سے اسلامی سال کا آغاز کیوں فرمایا؟..... کیا یہ صورت حال المناک نہیں کہ نوجوان نسل انگریزی مہینوں کے نام تو فرفر لیتی ہے لیکن اسلامی سال کے مہینوں کا اسے پتہ ہی نہیں ہے ہاں اگر پتا ہے تو صرف اتنا کہ جس میں حلوہ پکتا ہے وہ شب برات کا مہینہ ہے' جس میں عید ہو اسے شوال کہتے ہیں' جس مہینے میں علماء منبر کی بجائے گھوڑوں گدھوں پر نظر آئیں وہ

ربیع الاول کہلاتا ہے۔ اور جس مہینے میں لوگ ماتم کریں' قبروں کی مرمت کریں اور ختم پر زور رکھیں وہ مہینہ محرم کا ہوتا ہے۔ غرض اگر چند ناموں سے شناسائی بھی ہے تو وہ بھی "بدعات" کی محتاج ہے۔ جبکہ اس بات کا طشت ازبام ہونا بے حد ضروری ہے کہ محرم الحرام ہی وہ مقدس و محترم مہینہ ہے کہ جس میں آنحضرتؐ نے رضائے الٰہی کی خاطر اپنے محبوب شہر مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کی تھی۔ یہ تاریخ اسلام کا کوئی معمولی واقعہ نہیں ہے۔ بلکہ یہ اطاعت ربانی کی وہ اعلیٰ مثال ہے کہ جس کا دہرائے جانا ممکن نہیں اور یہی وجہ تھی کہ اس کی اہمیت کو پیش نظر رکھتے ہوئے حضرت عمرؓ نے اسلامی سال کا آغاز اس مہینے سے فرمایا۔

عام لوگوں میں یہ تاثر پایا جاتا ہے کہ محرم کی فضیلت و عظمت کا تعلق حضرت حسینؓ کی شہادت سے ہے۔ یہ بات صحیح ہے کہ حضرت حسینؓ کی شہادت کا المناک اور ناقابل تلافی واقعہ اسی مہینے میں ہوا لیکن حقیقت یہ ہے کہ محرم اس غمناک واقع سے پہلے ہی افضل و اعلیٰ تھا ارشاد ربانی ہے کہ **ان عدة الشهور عند الله اثنا عشر شهرا في كتاب الله يوم خلق السموت والارض منها اربعة حرم** اللہ تعالیٰ نے جس دن یہ کائنات تخلیق کی ہے اسی دن سے کتاب اللہ میں مہینوں کی تعداد بارہ رکھی ہے جس میں چارہ مہینے بے حد حرمت والے ہیں۔ (التوبہ - ۳۶)

اور یہ چار مقدس و محترم مہینے یہ ہیں' ۱ محرم' ۲ رجب' ۳ ذیقعدہ ۴' ذوالحجہ۔ معلوم ہوا کہ محرم کی حرمت روز اول سے مسلم ہے نہ کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت سے' مگر بعض دوست یہی سمجھے بیٹھے ہیں اور شائد اسی وجہ سے ان کے ہاں محرم کے مہینے میں خصوصیت کے ساتھ سیاہ کپڑے پہنے جاتے ہیں' سوگ کی محافل بپا کی جاتی ہیں' شادی بیاہ جیسی "عبادات و معاملات" کی ممانعت کر دی جاتی ہے اور مرثیہ خوانی کو فروغ دیا جاتا ہے۔ ایسی حرکات اگر شیعہ دوستوں سے سرزد ہوں تو بات پھر بھی کچھ سمجھ میں آتی ہے لیکن عجیب مسئلہ یہ ہے کہ ہمارے "اہلسنت و الجماعت" والے احباب بالخصوص بریلوی دوست بھی اٹوانٹی کھٹوانی لئے پڑے رہتے ہیں اور درحقیقت ہم اس نشست میں روئے سخن رکھنا بھی اپنے انہی کرم فرماؤں کی طرف چاہتے ہیں کیونکہ اہل تشیع کے لئے یہ مختصر سا مضمون کافی نہیں ہے۔ ان سے "داد تحسین" حاصل کرنے کے لئے ہم انشاء اللہ ایک الگ مضمون تحریر کریں گے۔ امید ہے کہ ہماری اس قصداً "ناانصافی" پر "محبان حسینؓ" دلبرداشتہ نہیں ہوں گے۔

بریلوی دوستوں پر حقیقت آشکار کرنے کے لئے ہم چند حوالے سپرد قلم کر رہے ہیں صرف اس لئے تاکہ وہ اپنی اصلاح کر سکیں اور ہمارے لئے یہی بات ذریعہ نجات بن جائے آمین!

حضرت احمد رضا' بریلوی حضرات کے مایہ ناز امام ہیں۔ ان کی ہر بات ان عاشقان کے لئے فتوے کا درجہ رکھتی ہے۔ اسی قدر و منزلت کے پیش نظر ہم نے بھی جناب احمد رضا صاحب کی تحریرات پر

انحصار کیا ہے اور بے حد پرامید ہیں کہ انشاء اللہ بہت سارے مسئلے نہ صرف یہ کہ ختم ہو جائیں گے بلکہ آپس میں اتحاد و یگانگت کی فضا کو تقویت بھی ملے گی۔

امام اہلسنت حضرت بریلوی سے پوچھا گیا کہ محرم میں سیاہ اور سبز کپڑے پہننا کیسا ہے؟ تو جواب دیا' محرم میں سیاہ' سبز کپڑے علامت سوگ ہے اور سوگ حرام ہے۔ (احکام شریعت حصہ اول ص ۱۳۶)

مزید پوچھا گیا' کیا فرماتے ہیں مسائل ذیل میں بعض اہل سنت و جماعت عشرہ محرم میں نہ تو دن بھر روٹی پکاتے ہیں نہ جھاڑو دیتے ہیں' کہتے ہیں بعد دفن تعزیہ روٹی پکائی جائے گی (۲) اس دس دن میں کپڑے نہیں اتارتے (۳) ماہ محرم میں کوئی شادی بیاہ نہیں کرتے۔

الجواب = تینوں باتیں سوگ ہیں اور سوگ حرام ہے۔ (ایضا" ۱۴۷)

اکثر لوگوں کو دیکھا ہے کہ وہ محرم میں شادی' نکاح وغیرہ کرنا بہت ہی برا سمجھتے ہیں بلکہ ممنوع قرار دیتے ہیں یہی مسئلہ حضرت بریلوی صاحب سے پوچھا گیا کہ..... عرض کیا کیا محرم و صفر میں نکاح کرنا منع ہے؟

ارشاد = نکاح کسی مہینہ میں منع نہیں یہ غلط مشہور ہے (ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ اول ص ۶۰)

مرثیہ خوانی کی مجالس کا تعلق اگرچہ براہ راست شیعہ حضرات سے ہے لیکن مشاہدہ ہے کہ بریلوی دوست بھی کثرت سے ان محافل میں شرکت کرتے اور صحابہ کرامؓ پر طعن و تشنیع سے لبریز ان خرافات کو سنتے ہیں یقیناً ان سے نہ صرف یہ کہ انسان کا ایمان کمزور ہوتا ہے بلکہ اس سے حریفوں کو بھی تقویت ملتی ہے۔ تبرابازی کے متعلق تو آنحضرتؐ کا ارشاد ہے کہ..... میرے اصحاب کے متعلق گفتگو کرتے ہوئے اللہ سے ڈرو (تین بار فرمایا) ان کو میرے بعد نشانہ نہ بنانا اور نہ ہی ان کی برائی بیان کرنا جو ان کو دوست رکھے گا تو سمجھو کہ اس نے مجھے دوست رکھا اور جو ان سے دشمنی کرتا ہے تو گویا مجھ سے دشمنی کرتا ہے۔ (ترمذی شریف)

جبکہ مرثیہ خوانی کے متعلق آپ کا ارشاد ہے کہ..... **نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن المراثى**..... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرثیہ خوانی سے منع فرمایا ہے۔ (ابن ماجہ مترجم جلد اول ص ۷۸۹) اگرچہ یہ روایت ضعیف ہے مگر اس کا مضمون صحیح ہے۔ مرثیہ خوانی سے متعلق احمد رضا صاحب سے پوچھا جاتا ہے کہ محرم شریف میں مرثیہ خوانی میں شرکت جائز ہے یا نہیں؟

(جواب) ناجائز ہے' وہ مناہی و منکرات سے پر ہوتے ہیں۔ (عرفان شریعت حصہ اول ص ۲۱)

بعض جاہل لوگ تعزیہ وغیرہ بڑے شوق سے دیکھنے جاتے ہیں خاص کر گاؤں کی عورتیں تو بڑے اہتمام سے قافلے کی شکل میں شہر کی جانب رخ کرتی ہیں اور بچوں کو گھوڑے کے نیچے سے گزارتی ہیں اور حقیقت میں جو جیسا ہو ویسا ہی اس کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ چنانچہ حضرت بریلوی فرماتے ہیں۔ تعزیہ آتا

دیکھ کر اعراض و روگردانی کریں' اس کی طرف دیکھنا ہی نہ چاہیے۔ (ایضاً" ص ۱۵) حضرت بریلوی صاحب کی ایک مستقل تصنیف "رسالہ تعزیہ داری" ہے اس کے صفحہ ۱۵ پر حسب ذیل سوال جواب مذکور ہے۔

سوال = تعزیہ بنانا اور اس پر نذر و نیاز کرنا' عرائض بامید حاجت براری لٹکانا بہ نیت بدعت حسنہ ان کو داخل حسنات جاننا کیسا گناہ ہے؟

الجواب = افعال مذکورہ جس طرح عوام زمانہ میں رائج ہیں بدعت سیئہ و ممنوع و ناجائز ہیں" اور صفحہ ۱۱ پر لکھتے ہیں' تعزیہ پر چڑھایا ہوا کھانا نہ کھانا چاہیے۔ اگر نیاز دے کر چڑھائیں یا چڑھا کر نیاز دیں تو بھی اس کے کھانے سے احتراز کریں۔

بریلوی دوست اپنے امام احمد رضا کے ان مذکورہ فتاویٰ جات کو دیکھیں اور اپنی اصلاح کریں۔ یہ وہ چند ایک بدعات تھیں جو محرم کے مہینے میں ظاہر ہوتی ہیں۔ ہم نے سرسری طور پر ان کا جائزہ لیا ہے وگرنہ یہ موضوع تو ایک مفصل نشست کا طالب ہے۔ ان بدعات سے آشنائی کے بعد آیئے اب ہم ذرا محرم کی فضیلت کو دیکھتے ہیں' تاکہ مکمل خاکہ ذہن نشین ہو سکے۔

عظمت محرم کے بارہ میں ایک آیت کریمہ ہم پہلے بھی درج کر آئے ہیں' اب آیئے نبی علیہ السلام کے مقدس ذہن سے ان کی عزت و توقیر کا چرچا سنتے ہیں۔ آپؐ نے محرم کو اللہ کا مہینہ قرار دیا ہے۔ اور فرمایا **افضل الصیام بعد رمضان شهر الله المحرم** رمضان کے بعد سب سے افضل روزے اللہ کے مہینے محرم کے ہیں۔ اس مضمون کی احادیث ہمیں دیگر کتب احادیث میں بھی بکثرت ملتی ہیں۔ روزوں کے زمرے میں یہ بات بیحد اہم ہے کہ یوم عاشورہ یعنی ۱۰ محرم کا روزہ بہت فضیلت والا ہے۔اس کے بارے میں مسلم' ترمذی' ابن ماجہ اور مسند احمد میں ارشاد نبوی کہ **احتسب عندالله ان يكفر السنته** میں امید کرتا ہوں کہ عاشورہ کا روزہ سال بھر کے گناہوں کا کفارہ ہو گا۔ بخاری' مسلم' ابو داؤد' نسائی اور ابن ماجہ میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں کو عاشورہ کا روزہ رکھتے ہوئے دیکھا تو پوچھا **ما هذا** تم لوگ اس دن روزہ کیوں رکھتے ہو؟ تو انہوں نے بتایا کہ یہی وہ مبارک دن ہے کہ جب اللہ نے حضرت موسیٰؑ اور ان کی قوم کو لشکر فرعون سے نجات دلائی تھی' اسی پر بطور شکرانہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے روزہ رکھا تھا لہٰذا ہم بھی روزہ رکھتے ہیں۔ یہ سن کر آنحضرتؐ نے فرمایا کہ بحیثیت نبی موسیٰ پر میرا حق تم سے زیادہ ہے۔ سو آپؐ نے اس دن روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی رکھنے کا حکم دیا۔ لیکن اہل یہود سے مشابہت کے پیش نظر یوم عاشورہ سے ایک دن پہلے روزہ رکھنا مسنون ہے تاہم اگر کسی وجہ سے پہلے نہ رکھ سکے تو گیارہ کو ضرور رکھے۔ چنانچہ ارشاد نبویؐ ہے کہ..... **لئن بقيت الى قابل لا صومن اليوم التاسع** اگر میں اگلے سال زندہ رہا تو نو محرم کا روزہ بھی

رکھوں گا۔ (ابو داؤد' مسند احمد' مسلم)
مسلم شریف کی روایت میں یہ بھی ہے کہ پھر اگلا سال آنے سے پہلے ہی نبی علیہ السلام وفات پا گئے۔ (جلد ۳ ص ۱۳۶)

بہرحال آپؐ نے اس کی خواہش فرمائی تھی اس لئے یہ امر عین سنت ہے۔ علاوہ ازیں مصنف عبدالرزاق اور بیہقی میں بھی سند صحیح کے ساتھ ابن عباسؓ کا یہ ارشاد موجود ہے کہ نو اور دس کا روزہ رکھو اور یہودیوں کی مخالفت کرو"

اس طرح کی روایات بھی کثرت سے ہیں کہ ۱۰ محرم کو روزے کی فرضیت رمضان کی فرضیت سے پہلے تھی پھر جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو نبی علیہ السلام نے فرمایا جس کا جی چاہے ۱۰ محرم کو روزہ رکھے جس کا نہ چاہے وہ نہ رکھے۔

الغرض ان احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ محرم میں بجائے رونے پیٹنے' تعزیہ بنانے' سبیلیں لگانے' مرثیہ گانے اور دیگر خرافات کو اپنانے کے سنت پر عمل پیرا ہونا حد درجے بہتر ہے۔ ہم نے ایک مختصر سا خاکہ 'کہ جو ہنوز تشنہ ہے' آپ کے سامنے پیش کیا ہے تاکہ صحیح حالات سے آگاہی ہو سکے اور بدعات و خرافات سے دامن بچ سکے۔ اللہ ہم سب کو عمل کی توفیق دے' آمین

وما علینا الا البلاغ المبین

اعلان

جماعت اہلحدیث نثار کالونی فیصل آباد کے متحرک اور فعال کارکن جناب محمد رشید خراد والے پچھلے دنوں ٹریفک حادثے میں شدید زخمی ہو گئے تھے اب ان کی حالت قدرے بہتر ہے قارئین ان کی صحت یابی کے لئے خصوصی دعا فرمائیں شکریہ

احباب جماعت کے لئے خوش خبری

شہید اسلام علامہ احسان الٰہی ظہیر شہیدؒ کی اپنے موضوعات پر لاجواب تصنیفات

بریلویت (اردو) قیمت۔/ ۵۰ روپے

مرزائیت اور اسلام (اردو) قیمت۔/ ۴۲ روپے

اب نئی کمپیوٹر کتابت پر شائع ہو گئی ہیں

بہترین اردو کمپیوٹر کمپوزنگ کے لئے ہم سے رجوع فرمائیں

مکتبہ قدوسیہ غزنی سٹریٹ اردو بازار' لاہور